گگڑ اوہت تیٹلہ پوٗت۔ مگر یلہ سو گگڑی بنوٗتی تیٹلہ دتی تیٹنہ بانگ۔ سو اوہت گگڑ آستو موٗت۔۔ ونتی یو آسچھو الک۔۔(جیری)

کھاشاہ قبیلہ اور کھاہ زبان تاریخ کے آئینے میں

شکیل احمد سوہل

وادیٔ چناب کا خطہ پورے جموں وکشمیر میں واحد خطہ ہے جس میں مختلف قسم کی زبانیں بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ اس خطے میں کشمیری و ڈوگری کے ساتھ ساتھ کشتواڑی، بھدرواہی، پاڈری، بھلیسی، سرازی، کھاہ، زھنداری، پوگلی، کھاش، سرمی، مرمتی، سیوتی، رودھری، بونجوالی، دیسوالی، سرزی، وغیرہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اس خطہ کو مختلف بولیوں کا گہوارہ مانا گیا ہے۔ زمانے قدیم سے ہی اس خطے میں مختلف وقت میں مختلف بادشاہوں کی حکومتیں رہی ہیں۔ جس کے آثار آج بھی کئی موجود ہیں اور بعض آثار وقت کے ساتھ ساتھ ختم ہو گئے ہیں۔ ان ہی گمنام اور کم تحقیق شدہ قبایل میں کھاشاہ قبیلہ بھی ہیں۔ جس نے اپنی طاقت کا لوہا پورے شمالی ہندوستان میں منوایا۔ کچھ لوگ وادیٔ چناب سے کھاہوں کے وجود کا انکار کر رہے ہیں۔ اور اپنے آپ کو اس خطہ کے اصلی باشندے مانتے ہیں۔ جبکہ بہت ساری کتابیں کھاہوں کی تاریخ سے بھری پڑی ہیں۔

کھاشاہ قبیلہ ہندوستان میں وسط ایشیا سے آیا۔ اس نے کشمیر کے ساتھ ساتھ پورے شمالی علاقہ جات پر حکومت کی۔ اسی طرح وہ خطہ چناب میں حکومت کرنے لگے۔ کھاشاہ کا ذکر مختلف تاریخی کتب میں آیا ہے مہابھارت اور ہندوؤں کی معتبر کتابوں کے علاوہ دنیا کی دوسری بڑی بڑی کتابوں میں اس قبیلہ کا ذکر ملتا ہے۔ جموں و کشمیر کی سب سے پہلی تاریخی کتاب نیل مت پوران میں کھاشا قوم کا ذکر آیا ہے وہ لکھتے ہیں؛

" the valley to the south of the Pir pantsal range between the middle course of the vitasta (modern jehlam river) in the west and kastavata (modern Kishtwar) in the east."

سٹاین نے کلھن کی راجترنگنی کا ترجمہ کرتے ہوۓ لکھا ہے؛

" in numerous passages of the rajtrangni, we find the rulers of rajapuri, modern Rajouri described as lords of the khashas and their troops as khashas; see vii, 979,1271, 1276 sqq, viii, 887,1466, 1868,195. Proceeding from Rajapuri to the east we have the valley of of the upper Anas River, now called Panjgabbar, referred to in sriv. lv 213 under the name of Panjgahvara, as a habitation of khashas. Fu rther to the east lies Banshala, the modern Banhal, below the pass of the same name, where the pretender Bhiksha chara sought refuge in the castle of the khasha lord Bhagika, viii, 1665 sqq.. the passages viii 177, 1074 show that whole of the valley leading from Banhal to the chandrabhaga , which is now called Bichlari was

inhabited by khashas. Finally, we have eidences of the latters settlement in the valley of khashalya, which in several times reffered to in the fourth chronicle 58,68 sq, 284,290,299(see particulary the second passage). Khashalyaa is certainaly the valley khaishal (marked on the map as Kasher) which leads from the marble pass in the south east corner of Kashmir down to Kishtwar."

لکشمن ایس ٹھاکر نے **The Khashas; An Early Indian Tribe** میں کھاشا کے مختلف ناموں کا ذکر کیا ہے وہ لکھتے ہیں:

In Sanskrit literature, a tribe is usually spelt khasha with variants such as khasa, khasha, and khasira

اٹکنسنز کھاشا کے بارے میں لکھتے ہیں:

'we may also connect with their names the Caucasus of Pliny and Kasin mountain of Ptolemy. The Caucasus includes the mountain country to the west of Kashmir and south of Oxus. The Kasian range runs thence eastward to Nepal."

تاریخ حسن میں لکھا ہے:

موسیو در بارہ اقوام کھکھ و ہمتال می نویسد۔ در قدیم سنسکرت نام ایں کھس بود کہ در کوہستان ہمالیہ بود و باش می داشتند۔ لفظ کوہستان اینجا مجمل است و بدیں وجہ قاری در شک می افتد ولیکن از راجترنگنی این شک کلینہ زایل گردد زیرا کہ در دمذکور است کہ حکمران راج پوری (راجوری) از قوم کھش تعلق می داشتند۔ از طرف بانہال تا دریاے چندر بھا گا نشان آبادی قوم مزبور بدست آمدہ است۔ ہمچنین ثابت شدہ کہ وادی دریاے (وتستہ) کہ پایین بارہمولہ است مسکن این قوم بودہ است بعد از امتداد زمانہ کھش کھکھ شد۔

ایک اور کتاب کشمیری ڈکشنری جو گریرسن نے لکھی ہے میں کھاہ لفظ کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں؛

Khah. A man of the khas Sanskrit khasha tribe

ایک اور کشمیری محقق پروفیسر غلام محمد شاد صاحب اپنی کشمیری کتاب مولا نکون تنقید تہ تحقیق میں لکھتے ہیں؛

قدیم مقامی روایت مطابق اوس اتھ بولہ ناو کھاہ بوٗلی۔ کھاہ لفظک مقامی معنی چھ راجپوٗت۔ دپان یم تہ مسلمان پوگل روزان چھہ تم آسی بنیادی پورکھتھ تام وقتس مژ ہینْدی راجپوٗت، یمن کھاہ آسی وونان۔ مےٚ چھ باسان یم تہ آسہن کمہ تام وقتہ کشیرہ مژ ژلتھ گامتی۔ یمن کھٲشی وونان آسی۔ کھٲشی مطلب کٲشرٕ پاٹھی کھاچل یا کھچل یا کاچو۔ اتھی آسہ کھاہ بنیومت۔ یہنز ماجہ زیو تہ مقامی بولہ آسی کھاہ بوٗلی وونان۔

محمد اقبال نایک نیلوی نے اپنی ایک کتاب میں کھاہ زبان کے بارے میں لکھا ہے؛

اس زبان کا قدیم نام کھاہ ہے جو کھاشا قبیلے سے منسوب بتائی جاتی ہے جس کا ذکر کلہن کی راجترنگنی میں ہے۔ انہوں نے ملاقات کے دوران مزید بتایا کہ کھاشا کی تاریخ پر ایک پورا باب لکھا تھا جسے پرنٹنگ کے دوران چھوڑا گیا ہے۔

منشوٗر بانہالی اپنی کتاب گیٹ وے آف بانہال میں کھاہوں کے بارے میں لکھتے ہیں:

غور سے دیکھا جاے تو آریائی قوم سے تعلق رکھنے والے جو کھش قبیلے کے لوگ یہاں کے مختلف اطراف اور پہاڑی علاقوں میں آباد ہو گے وہ کھاشا یا کھسالی بولی بولتے تھے جس کو بعد میں کھاہ بولی بھی کہا گیا ہے۔

دوسرے ایک مقامی مورخ و شاعر شبیر حسین شبیر اپنی کتاب وادی چناب تہذیب و ثقافت میں کھاشا کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

اس بولی کے متعلق کئی واردات‌یں موجود ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس بولی کا اصلی نام کھاہ بولی ہے اور یہ کسی حد تک صحیح بھی معلوم ہوتا ہے کہتے ہیں کہ کھاشا قبیلہ کسی زمانہ میں کشمیر میں حکومت کرتا تھا اور اس کا آخری راجہ باگیکا کو جب کشمیر میں کسی دوسرے راجہ نے ہرایا تو باگیکا پہاڑ عبور کر کے بانہال کے جنوب مشرقی حصے کے کوہستانوں میں اپنے قبیلے کا مسکن بنا اور یہ لوگ یہاں ہی رہنے لگے۔ کھاشا قبیلہ کی اس بولی کو جو کھاشا قبیلے کے لوگ بولتے تھے کھاشا بولی کہتے ہیں جو بعد میں کھاہ کے نام سے مشہور ہوئی ۔

مرغوب بانہالی اپنے ایک مقالہ میں کھاہ زبان کے بارے میں یوں رقمطراز ہے:

اتھ بولہ کئیاز پیوپوگلی ناو، اتھ پیٹھ کینہہ شیتھ پاٹھی ونن چھ مشکل، ووں گو کلہن سنز راجترنگنی ہندس اُٹھمہ ترنگہ کس شراہ شیتھ شہاٹھمس ۶۶۶ شلوکس منز اتھ کتھہ کن اشارہ میلان۔ چنانچہ بن شالہ یعنے بانہا لک ذکر کرنہ پتہ چھے اتھ اندر کھاشا قبیلچ یعنے کھاہن ہنز تہ تہندس سردار باگیکا سنز تتھہ پاٹھی باوتھ سپز مژ، باسان چھ زباگیکا لفظ اندر ے آسہ تمہ سند علاقس بوگل تہ تتہ چہ بولہ بوگلی ناو پئینک کاتھہ صیغہ تھنہ پیومت یس وقت گذرنس ستی بوگلہ پیٹھ پوگل تہ پوگلی بنیومت آسہ۔

ایک اور مورخ کے ڈی مینی اپنی کتاب مکمل تاریخ راجوری میں کھاشا کے بارے میں لکھتے ہیں:

کھش آریوں کے بعد ہندوستان میں وارد ہوے اور آج تک ہمالیہ کے ترائی علاقوں میں دور دور تک آباد ہیں۔ جنہیں انگریزوں نے **kassite** لکھا ہے۔ یہ جنگجو قبیلہ کافی دیر تک صحرا نوردی کرنے کے بعد ہندوستان وارد ہوا۔ کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ اس قبیلہ کے لوگ وادی سندھ کے راستے کشمیر پہنچے اور ان کی نسبت سے کشمیر کا نام معرض وجود میں آیا ایک زمانے میں کھشوں نے بابل کی اینٹ سے اینٹ بجادی تھی۔ کشمیر کے گردونواح میں یہ لوگ پونچھ سے کشتواڑ تک آباد تھے کھشال، کشتواڑ وغیرہ ان کے نام سے وابستہ

ہے یہی کھش کشمیر میں کھکھ کہلاتے ہیں اور بانہال کے علاقے میں ان کو کھاہ کہتے ہیں۔

سدھیشد رو رمانے کھاشالی کے بارے میں لکھا ہے؛

'Khashali is not sub dialect of Bhaderwahi but is the representative of a number of dialects which in pronunciation, vocabulary and grammatical structure are considerably different from Bhaderwahi.'

عبد الرحمن سوہل اپنی کتاب تواریخ علاقہ نیل میں لکھتے ہیں:

اگرچہ قدیم روایات اور لسانیات سے متعلق تمام کتب اس کا نام تعین کرنے میں خاموش ہیں تاہم یہ کھاہ زبان نام ہی قرین قیاس اور موزوں معلوم ہوتا ہے

مولانا محمد اسماعیل اثری اپنی کتاب تاریخ پوگل پرستان میں کھاشا کے بارے میں لکھتے ہیں؛

بن شالہ (پوگل) کے حکمرانوں نے کلہن کے وقت میں کشمیر کے وسطی سیاسی دور مین اہم رول ادا کیا ہے۔ اس علاقہ میں کھش قبایل کے سرداروں کی حکومت تھی پہلے ڈینگ پال نامی کھش حکمران ہوا اور اس کے بعد بھاگیکا نام کا حکمران ہوا۔

لنگوسٹک سروے آف انڈیا میں گریرسن نے جلد نہم میں راجترنگنی کے حوالے سے کھاشا کے بارے میں لکھا ہے لیکن وہ کھاشا بولنے والوں کی نشاندہی نہ کرپاے ہیں۔

"To sum up the preceding information we gather that according to the most ancient Indian authorities in the extreme north west of India, on the Hindu Kush and in the western Punjab there was a group of tribes, one of

which was called Khasha which were looked upon as kshatriyas of Aryan origin. These spoke a language closely alied to Sanskrit, but with a vocabulary partly agreeing with that of the Eranian Avesta."

ایک دوسری سروے جو اے لنگوسٹک سروے آف کشمیری ڈایلیکٹز میں کھاہ زبان کے بارے میں لکھا ہے:

"Khah and poguli are spoken only in upper areas like Doligam upper, Phagow etc . Banihal town has fewer poguli and khah speaking people than the upper areas where more Poguli and khah speakers can be found. Chamalwas , Khari , Neel have maximum number of khah speaking people than any other area. Similarly , paristan and pogal have abundance of poguli speakers ."

کچھ محققین برایٹ بل اور ٹرنر نے **A Sociolinguistic Survey of Dogri Language, Jammu and Kashmir** میں کھاشا کے بارے میں لکھا ہے:

"One Aryan group called khashas settled in the mountain region between Kashmir and Nepal The Khashas spoke an Indo Aryan language."

برایٹ بل اور ٹرنر کھاشا زبان کو اس خطے کے سب سے پہلے بسکینوں کی زبان مانتے ہیں وہ **A**

Sociolinguistic Survey of Dogri Language, Jammu and Kashmir میں لکھتے ہیں؛

"One Aryan group called khashas settled in the mountain region between Kashmir and Nepal The Khashas spoke an Indo Aryan language….All of the Pahari languages share many common grammatical features and lexical items. Some of these commonalities may come from the Khasha language, which was spoken by the early inhabitants of the region.."

موتی لال ساقی لکھتے ہیں؛

کشمیر کی تاریخ میں کھشوں کا سب سے پہلے ذکر ۵۵۰ میں مہر کل کے حملہ کے وقت آتا ہے جب وہ ہندوستان پر قابض ہونے کیلیے پونچھ راجوری کے کھش علاقوں سے گزرتا ہے۔

ڈاکٹر ڈی این مجمدار کھاشا کے بارے میں لکھتے ہیں؛

Khashas belongs to the meditsrian stock and some of them still represent the true Medotarian features.'

پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد راجترنگنی جونہ راجہ کے حاشیہ ۵۵ میں لکھتے ہیں؛

قدیم زمانے میں کھش وہ قوم تھی جو ہمالیہ پہاڑی یا ایک بڑے علاقہ مین رہتی تھی یا ایک چھوٹی سی جگہ میں آباد تھی جس کے مغرب میں دریاے وتستا کے گزرگاہ کا درمیانی حصہ اور مشرق کی طرف کی بالایی وادی پنج گھور کھش

قوم کی رہائش گاہ ہے، اس سے آگے مشرق میں بانشالہ کے اوپر کی طرف اسی نام کا ایک درہ ہے، جہاں سے چندر بھاگا تک کھش قوم رہتی تھی۔

پی کے کول اپنی کتاب **Pahari and other Tribal Dialects of Jammu** میں لکھتے ہیں؛

'The khashas were a mighty race of prehistoric period, who established big empires from the caspian sea to the land of Himaliyas. The term khasha is said to have many origins. They are said to have been associated with the region of Caspian sea, which according to Herziffed is derived from the Arminian language stem khasha with -pa suffix as a plural ending. The sea was called by Arabian historians as Bahr-e- Khazar i.e., sea of khashas.'

امیر محمد شمسی اپنی کتاب تاریخ راجوار میں لکھتے ہیں؛

یہ لوگ اس خطے کے اونچے، بلند اور خوبصورت پہاڑی ٹیلوں پر اپنی بستیاں آباد کرتے تھے۔ جو آج بھی اس علاقے میں کوٹ کے ناموں سے مشہواور زبان زد خاص و عام ہیں۔ اس قبیلہ کا رہن سہن اور طرز معاشرت بڑا معیاری ہوتا تھا،خوبصورت پتھروں کو تراش کر عمدہ قسم کے رہایشی محلات اور حویلیاں تعمیر کرتے تھے، پانی کے چشموں اور باولیوں کو نہایت خوبصورت تراش شدہ پتھروں سے مزین کر کے ان کی صفایی و نزاکت کا خاص اہتمام رکھتے تھے۔ جس سے ان کی فن تعمیر، عمدہ ذوق اور معیاری طرز معاشرت و رہن سہن کا

پتہ چلتا ہے۔ گو کہ اب بھی اس خطہ میں راجوری کے بدھل علاقہ سے لیکر رامبن اور بانہال تک پیر پنچال کے دامن میں اس قبیلہ کے لوگ کھش (کھس) قوم کے نام سے آباد اور پہچانے جاتے ہیں۔۔

ڈاکٹر محمد مضمل سوہل نے بھی اپنے مقالہ جات میں کھاہوں کی تاریخ اور زبان پر بات کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

'Khah language is an Indo-Aryan language spoken by khasha tribe. It is an ancient language spoken in most of the districts of Jammu province and three to four districts of Kashmir.'

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اتنا بڑی زبان و قبیلہ پر کوئی خاطر خواہ کام کیوں نہیں ہوا۔ میرے خیال کے مطابق اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ (کھاہستان) کھاہ علاقے زیادہ تر ملیٹینسی سے متاثر رہے جہاں بنیادی سہولیات کے فقدان کے ساتھ ساتھ لوگ زیادہ تر گھریلوں کاموں یا دوسری جگہ ہجرت کرنے میں ہی عافیت سمجھنے لگے۔ اس کی دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ کھاہستان یعنی کھاہوں کا دیس جغرافیائی لحاظ سے پہاڑوں اور دشوار گذار راستوں پر مشتمل ہے جہاں کے لوگوں کو بنیادی سہولیات نہ ہونے کے برابر تھی۔ اس لیے اس ترقی یافتہ دور میں لوگ باقی لوگوں سے مقابلہ کیسے کر سکتے۔ لیکن چوں کہ حالات اب اچھے ہیں اسلیے زیادہ تر لوگ اب تعلیم کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ لیکن ان ناموافق حالات کا اثر کھاہستان پر اتنا پڑا کہ اب بھی کچھ علاقے بنیادی سہولیات سے محروم رکھے گئے ہیں۔

ان ناموافق حالات کے دوران سیاسی قیادت بھی صرف کشمیری اکثریت والا بانہال یا اہالیان پوگل پرستان کو تھی جنھوں نے کھاہستان کے اکثر علاقوں کو نہ صرف نظر انداز کیا بلکہ کھاہستان کی ٹاپوگرافی کو ہی تبدیل کر دیا۔ اگر چہ رامسو کو تحصیل کا درجہ دیا گیا ہے لیکن تحصیدار صاحب تحصیل پوگل پرستان بیٹھتے ہیں۔ اسی

طرح نیل دھمنستہ کے اکثر علاقوں کو تحصیل پوگل پرستان دھکیل دیا گیا۔اور چملواس کو رامسو ڈی ڈی سی کنٹیچونسی میں پھینکا گیا۔اگر چملواس نیابت کی بات کریں تو نایب تحصیلدار صاحب موجودہ بانہال میں بیٹھتے ہیں۔اسی طرح کھڑی نیل چملواس چکناڑواہ کا ہیلتھ بلاک اکڑہال کیا گیا ہے جو سراسر ناانصافی ہے۔ اور باقی سہولیات کو کھاہستان سے اٹھا کر بانہال یا اکڑہال رکھا گیا ہے جیسے نایب تحصیلدار چملواس، بینک چملواس،نیل نیابت وغیرہ۔جو بانہال یا اکڑاہال میں لیے گیے ہیں۔

یہی صورت حال زبان کے ساتھ بھی کی گئی ہے۔کھاشا کی تاریخی حثیت کو ختم کیا گیااور لوگوں میں ایک پروپکینڈا اڈالا کہ یہ کھاہ ایک حقیر لفظ ہے اور اس کا تاریخ سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔حالانکہ کچھ محققین نے کھاشا کی تاریخ کو پیش کیا ہے۔اگر غور سے دیکھا جایے تو معلوم ہوتا ہے کہ کھاہ اور پوگلی ایک دوسرے سے الگ زبانیں ہیں۔

مرغوب صاحب نے اپنی کتاب میں بانہال کی وجہ تسمیہ کچھ اس طرح لکھی ہیں جس کا تاریخ سے کوئی واسطہ نہیں ہے انہوں نے لکھا ہے کہ

بانہال کا نام بارہ نالوں سے پڑا ہے چونکہ کشمیری میں بارہ کو باہ اور نالہ کو نالہ کہتے ہیں۔ان نالوں کے نام اگر گنوایے جایے تو ان کی تعداد بارہ سے زیادہ ہیں۔اسی طرح منشور بانہالی نے بانہال کا ذکر کرتے ہویے لکھا ہے کہ راجترنگنی میں بانہال کیلیے بھانشالا یا بن شال لکھا ہے۔آگے مزید لکھتے ہیں کہ اس قلعہ کے آثار کہیں موجود نہیں ہے البتہ تکیہ ٹھٹھار کے مقام پر ایک سرایے کے کھنڈرات موجود ہیں۔انہوں نے باہنالہ کی تاویل کو تردید کرتے ہویے کلہن کے بیان کردہ بانشال کا اعتراف کیا ہے آگے مزید لکھتے ہیں کہ ہال جگہ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے اور یہاں کے اکثر دیہاتوں کے ساتھ جڑا ہوا ہے لیکن انہوں نے مختلف علاقوں کے نام گنوایے ہیں جن کے آخر میں ہال آتا ہے اور غور سے دیکھا جایے یہ علاقے بھی بارہ سے زیادہ ہیں۔ زبان کے بارے میں وہ لکھتے ہیں:

اس کو پوگل نام ہی محدوٗد رکھنے کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ گریرسن خود ان علاقہ جات تک نہیں آیا بلکہ اپنے اہلکاروں کی وساطت سے معلومات حاصل کرتا رہا۔ ممکن ہے کہ اس کے اہلکاروں کو صرف ان لوگوں سے ہی استفسار کا موقع ملا ہو جو پوگل علاقہ سے متعلق ہوتے اور انہوں نے اس بولی کو پوگل تک ہی محدوٗد ہونا ظاہر کیا ہو۔ غور سے دیکھا جایے تو آریایی قوم سے تعلق رکھنے والے جو کھش قبیلہ کے لوگ یہاں کے مختلف اطراف اور پہاڑی علاقوں میں آباد ہو گیے وہ کھاشا یا کھسالی بولی بولتے تھے جس کو بعد میں کھاہ بولی بھی کہا گیا ہے۔

تاریخی نقطہ نظر سے اگر دیکھا جایے تو معلوم ہوگا کہ بانہال کا اصلی نام ونشالہ ہے جو کہ تاریخی کتب میں لکھا گیا ہے چوں کہ کھاہ زبان کھاشا قبیلے کی زبان ہے اور یہ ہند آریایی زبان ہے جنہوں نے پورے شمالی ہندوستان پر حکومت کی ہے۔ اس طرح کھاہ زبان میں سنسکرت زبان سے لیے گیے الفاظ میں کچھ صوتیاتی تبدیلیاں ہوتی ہیں جس کی وجہ سے سنسکرت (و) کو (ب) اور سنسکرت (ش) کو (ہ) میں تبدیل کیا جاتا ہے اس لیے ون بن میں تبدیل ہوتا ہے اور شالہ ہالہ میں۔ کھاہ زبان بولنے والے آج بھی بانہال کو بنہالہ ہی کہتے ہیں نہ کہ بانہال یا باہنال، بانی ہال، باہہال۔ اس کے علاوہ ریونیو رکارڈ میں موجودہ بانہال کا نام دیوگول لکھا ہے کھاہ زبان میں ایسے بہت سے الفاظ ہیں جن میں یہ صوتیاتی تبدیلی ہوتی ہیں جیسے

وند؛ بند، ونشالہ؛ بنہالہ، وٹرو؛ بٹرو، وشلاتا؛ بچھلٹری، واین؛ بونو، شاونا؛ ہن، شوکھا؛ ہکھ، شنگ؛ ہنگ، تکشہ؛ تچھنو، پکشہ؛ پچھنو، اکشی: اچھ، دراکشہ: دچھ، داشا؛ داہ، ومشا؛ وہ، ترمشا؛ ترہ، شت؛ ہت، کھاشاہ: کھاہ وغیرہ

دوسری طرف مولانا اسماعیل اثری نے یہاں کی لگ بھگ اسی فیصد آبادی کو کھاشا قبیلہ سے منسوٗب بتایا ہے۔ لیکن جہاں وہ قلعہ ونشالہ کو تاریخی کتب سے ثبوت پیش کر رہے ہیں وہاں وہ قلعہ ونشالہ کو قلعہ پوگل کہنے میں ہچکچاتے نہیں ہیں۔ جبکہ انہیں پوگل اور رکھاروان کے درمیان کے فاصلہ کا بخوبی علم تھا۔ حالانکہ راجترنگنی میں بھی اس قلعہ کا محل وقوع کچھ اس طرح ہے کہ اس کے تین اطراف ناقابل عبور پہاڑ سے ڈھکے

ہوےہیں صرف کھاروان علاقے کی طرف سے حملہ ممکن ہوسکتا تھا۔ جب اس قلعہ کا معاینہ کیا گیا تو پایا کہ واقعی قلعہ ایک مستطیل نما قلعہ ہے جو ایک ناقابل رسایی پہاڑ پر قدرتی طور پر تین اطراف سے عظیم پہاڑوں سے محفوظ ہیں۔ یہ ڈھک نیل کے مشرق میں، مغرب میں دھنمستہ واگلیان گلی دردن باٹ، جنوب میں رنڈ گام نوہرلہ ٹاپ اور شمال میں کھاروان واگلہ گلی پہاڑی پر واقع ہے۔ جب راجہ جے سنگھ نے اس قلعہ پر حملہ کیا تو پہلے انہوں نے تالاب پر قبضہ کیا جو آج بھی موجود ہے جے سنگھ نے کمانڈر ان چیف اودے جو کمپنا کا نواب تھا، کو چیمبرلین کے ساتھ رنڈ گام کی پہاڑی کی چوٹی پر روانہ کیا تاکہ قلعہ کا جایزہ لیں۔ یہ دونوں دریاے سنکٹا کو عبور کر کے قلعہ ونشالہ پہنچتے ہیں موجودہ دور میں بھی یہ جگہ سرنگا یا ٹا ٹکا کے نام سے موجود ہے اور اسی راستہ سے قلعہ کیلیے راستہ ہے۔ آخر کار بھکشا چر کو مارا جاتا ہے۔ سٹاین نے حاشیہ میں اس قلعہ ونشالہ کی سطح سمندر سے دوری ۹۲۰۰ فٹ بتایی ہے اور اعتراف کیا ہے کہ وہ اس قلعہ کو نہیں دیکھ سکا۔ جو کہ کھاروان قلعہ ونشالہ کے مطابق ہے اس کے علاوہ اس قلعے کے کمرہ کی لمبایی ۵۰ فٹ اور چوڑایی ۳۰ فٹ بتایی ہے جس کے آثار آج بھی کھاروان میں موجود ہیں وہ دیواریں، وہ کھڈا (پھاسی کوٹ) جو بطور سزا کے استعمال کیا جاتا تھا۔ آج بھی موجود ہیں اس کے علاوہ وہ چشمے کرن سوئی، ٹنگ سوئی، ست ناگ وغیرہ آج بھی موجود ہیں اس کے علاوہ بہت ساری ذاتوں کا ایک ہی علاقے میں ہونا بھی اس بات کی گواہی دے رہی ہیں جیسے

ملک، جرال، نایک، ڈینگ، سوہل، پڈہار، نجار، لوہار، ٹھاکر وغیرہ اس کے علاوہ اس قلعہ کی زمین محکمہ مال میں دو کنال نو مرلہ درج ہے جبکہ پورے خطے میں کوی زمیں قلعہ کے نام درج نہیں ہے۔ اگر قلعہ کو عدلکوٹ یا ٹھٹھار یا خیر کوٹ والی سراے کو مانا جایے تو اس جگہ کی سطح سمندر سے دوری ۵۲۰۰ فٹ ہے اور جواہر ٹنل تقریبا ۱۹۸۰۷ فٹ ہیں جبکہ راجترنگنی میں ۹۲۰۰ فٹ قلعہ کی اونچایی لکھی ہے۔ جبکہ عام طور پر قلعہ کسی اونچایی پر بنایا جاتا تھا پورے ہندوستان میں اکثر قلعے کسی پہاڑی کے ٹیلے پر بنایے گیے ہیں جہاں حفاظتی انتظام اچھی طرح ہوسکیں جیسے بدھل راجوری کا قلعہ، پونچھ کا قلعہ، گلاب گڑھ کا قلعہ وغیرہ اس کے علاوہ ایک اور محقق شبیر حسین

شبیر کھاشا اور کشمیری کی جنگ کا ذکر کرتا ہے جبکہ کھاشا حکمرانوں نے کشمیر پر بھی حکومت کی ہیں اور پہلا مسلمان حکمران شاہمیر بھی کھاشا قبیلہ سے بتایا جاتا ہے۔ وہ پاثژال کاو کی وجہ لکھتے ہیں:

پراچین کال (قدیم ہندو دور) میں کھاشا قبیلے کا سردار باگیکا اپنی کھاشا قوم کو لے کر کشمیر سے فرار ہوا اور پوگل، پرستان، بنشالہ (موجودہ بانہال) کے دوسرے علاقوں میں بود و باش اختیار کرنے لگے۔ صدیوں بعد جب وادی کشمیر میں دین اسلام متعارف ہوا اور پوگل، پرستان، بنشالہ (موجودہ بانہال) کے کھاشا قبیلے کے لوگ اپنے پرانے عقیدے پر ہی قایم تھے تو ان دنوں کھاشا قبیلے کے لوگوں نے کشمیر کے حکمرانوں کے خلاف سازشیں کرنی شروع کر دیں۔ ان سازشوں کی سرکوبی کیلیے کشمیر کے حکمرانوں نے پوگل، پرستان اور بنشالہ (موجودہ بانہال) فوج بھیجی۔ فوج نے کھاشا کو پسپا کر دیا اور بانہال کے شمال اور شمالی مغربی گاوں دیہات یعنی نوگام، خیر کوٹ، دناڑ سے لیکر بانہال کے جنوب، جنوب مغرب اور جنوب مشرقی گاوں دیہات یعنی بنکوٹ، ڈولیگام، کھار پورہ تک اور موجودہ کھڑی تحصیل کے مہومنگت علاقہ سے کھاشا قبیلے کے لوگوں کو دھکیل کر ان کو کھڑی، پوگل، نیل اور پرستان علاقوں تک محدود کر دیا۔۔۔۔ کھاشا قبیلے اور کشمیر الاصل لوگوں کے درمیان اس تناو کی اگرچہ کہی کتابی تاریخی ثبوت نہیں ملتے مگر بانہال کے خالص کشمیری لوگوں میں یہ روایت اور کشمیری لوک کتھاوں میں ان کا ذکر سینہ بہ سینہ چلا آرہا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس وقت ہویی اس جنگ کے دوران کافی ہلاکتیں پیش آیی تھیں اور بہت ساری لاشوں کو پیر پنچال پہاڑ پر کووں اور گدوں نے نوچ نوچ کر کھایا تھا۔ یوں ہمارے کشمیری لوک ادب میں پاثژال کاو ظلم کی علامت بنا اور ہر اس شخص کو پاثژال کاو کہا جاتا ہے جو دغاباز، افواہ باز، گراں فروش، سازشی عناصر، حاسد اور ظالم ہو۔۔ جبکہ کشمیری زبان کی مستند لغات میں پاثژال کاو کو کووں کی ایک قسم کہا گیا ہے جو زیادہ تر پہاڑوں پر پایے جاتے ہیں۔ اور اکثر پاثژال کاو کسی انسان کے ہلکا وزن اور اس کی کام میں پھرتی کیلیے استعمال ہوتا ہے۔

منیرہ مرغوب نے اپنی کتاب میں اگرچہ کھاہوں کے بارے طنزیہ انداز اپنایا ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ کھاشا

کی حقیقت کااعتراف کرتی ہے اور کھاشا حکمران بھاگیکا کا حوالہ راجترنگنی سے پیش کرتی ہیں۔اسی طرح دوسرے کچھ مقامی شعرا حضرات کی تخلیقات میں واضح طور کھاہ کلام درج ہیں لیکن اہالیان پوگل پرستان اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کو برقرار رکھنے کیلیے ان کو بھی پوگلی شعرا میں شمار کرتے ہیں اگران کی لفظیات کامطالعہ کیاجاے تو واضح طور کھاہ زبان کے نمونے ملتے ہیں۔

جہاں تک کھاہ زبان اور پوگلی کا تعلق ہے دونوں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔اصلی پوگلی بولنے والے سینا بھتی،آلنباس، پرستان ،گجراڑا، پنگلوگا،ہوچک وغیرہ علاقوں میں بولی جاتی ہیں۔ان علاقوں سے باہر جو زبان بولی جاتی ہے اسے کھاہ یا کھاشا کہتے ہیں۔کھاہ زبان بولنے والے نہ صرف بانہال ،کھڑی ،چملواس ،نیل ،رامسو،دھنمستہ ،رامبن وغیرہ بلکہ لار ریاسی ،بشٹ چنینی ادھمپور ،کھاہ ،کھسال راجوری ،ہالسی ڈار اننتناگ ،ڈوڈہ ،کشتواڑ ،جموں وغیرہ کے کچھ علاقوں میں بولی جاتی ہیں۔حالانکہ کچھ علاقوں میں دوسری زبانوں کے اثرات پڑے ہیں۔اس کے علاوہ بیرون ملک میں بھی کچھ کھاہ بولنے والے بسے ہیں جہاں اپنی مادری زبان بولتے ہیں۔ اکثر محققین نے کھاہستان (کھاہ بولنے والے علاقے) سے ڈاٹا لیااور اپنی تحقیق کو پوگلی کے نام سے شایع کیا۔جبکہ اصلی پوگلی زبان دبی رہی اور کچھ لوگ اپنی مرضی اور منگھڑت تحقیق سے اسے سیاست کانام دینے لگے یہاں تک کہ بعض کتابوں کے دیباچہ نگار بھی اس کتاب میں تحریر کردہ کھاشا کی تاریخی دلایل سے انکار کررہے ہیں۔ حالانکہ ان لوگوں کو بھی یہ خبر ہے کہ اصلی پوگلی اور کھاہ بولنے والے آپس میں ایک دوسرے سے بات چیت ہی نہیں کر سکتے بلکہ اردو کو رابطہ کی زبان استعمال کیاجاتا ہے۔یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پوگل لفظ کا کسی بھی تاریخ میں کوئی ذکر نہیں ملتا اور نہ ہی اس نام سے کوئی بادشاہ گزرا ہے بلکہ ایک چرواہا پوگل سنگھ کے نام کی لوگوں میں کہانی عام ہے۔جو بھیڑ بکریوں کو پہو کے جنگل میں چراتا تھا اور صبح شام پوگ بھی بجاتا تھا۔

مختصر یہ کہ کھاشا ایک بہادر قبیلہ تھا جس کی بڑایی سے اگرچہ کچھ مقامی محققین نے حسد برتا ہے اور ان کی بہادری

کو بزدل اور شکست خوردہ کے طور پیش کیا ہے جو سراسر جھوٹ اور حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ کچھ لوگ اگرچہ ان کے وجود کا روز ازل سے ہی انکار کر رہے ہیں اور کھاہوں کی تاریخ مٹا کر اپنے آپ کو اصلی باشندے مانتے ہیں۔ چونکہ اس پورے خطے پر کھاہوں کی حکومت تھی اسلیے بہت ساری قومیں قلعے کے آس پاس بسنے لگیں شروع شروع میں جو لوگ کشمیر، ہماچل، اور راجستھان وغیرہ علاقوں سے ونشالہ میں بسنے لگے انہوں نے اپنی مادری زبان کشمیری، ہماچلی اور راجستھانی کو چھوڑ کر مروجہ زبان کو اپنایا۔ امیر شمسی کے مطابق کھاشاوں نے انہیں زمینیں مہیا کی اور ان کو سارے حقوق دیے۔ لیکن جو لوگ بعد میں آیے ان کی زبان وہی رہی۔ کچھ لاعلم اور بغض والے لوگ سیدے سادھے لوگوں کو غلط تاویلات پیش کر کے گمراہ کر رہے ہیں کہ اگر کھاشا قبیلہ تھا تو کھاہ کیسے ہوا یا کھاہ کوی زبان ہی نہیں ہے وغیرہ ان لاعلموں اور جاہلوں کو یہ بھی پتہ نہیں کہ جس طرح گورجر قبیلہ سے تعلق رکھنے والوں کی زبان گوجری، پشتوں کی پشتو، ڈوگرا کی ڈوگری، بنگلہ کی بنگالی، سنتل کی سنتالی، بھل کی بھل، بکروال کی بکروالی، گدی قبیلہ کی زبان گدی، منڈا لوگوں کی منڈا، کھونڈ کی کوی، شین لوگوں کی شنا، بوروکی بوڈو اسی طرح کھاشا قبیلہ کی زبان کو کھاہ کہتے ہیں۔

کھاہ زبان ایک قدیم زبان ہے جس کی بہت ساری بولیاں ہیں جن میں سرازی، بھدرواہی، زھنداری، نیراوی، پوگلی، وغیرہ خاص طور قابل ذکر ہیں۔ اس میں بہت ساری کتابیں لکھی گیی ہیں اس کے گرامر بھی چھاپا گیا ہے اس کے علاوہ ایک لغت بھی تیار ہے۔ مختلف شعرا و ادبا حضرات کی کثیر تعداد ایک پلیٹفارم کھاہ رایٹرز ایسوسیشن جموں وکشمیر کے تحت کام کر رہے ہیں۔ کھان دان طبقہ کے ساتھ ساتھ غیر کھاہ بھی اس زبان میں اپنی تخلیقات پیش کر رہے ہیں۔ کھاہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے پی ایس پی ریزرویشن قانون کے تحت اپنی ۴ فیصد ریزرویشن کی مانگ کرتے ہیں جو حق بجانب ہے کیونکہ اگر راجوری کا کھاہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والا اس زمرے میں آتا ہے تو وادئ چناب کے کھاہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ ناانصافی کیوں ہو رہی ہے۔ اسی طرح پہاڑی، لداخ، پاڈر، اور دیگر علاقہ جات کو جب

ایس ٹی درجہ دیا گیا تو کھاہ طبقہ کو کس بنیاد پر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ کھاشا قبیلے سے تعلق رکھنے والے اتراکھنڈ، آسام اور دیگر ریاستوں کو جب ایس ٹی میں شامل کیا گیا تو وادئ چناب کے کھاشا قبیلے کے ساتھ ناانصافی کیوں ہو رہی ہے۔ کیوں کہ جموں وکشمیر پہاڑی ریزرویشن رول ۲ کلاز نو (اے) کے تحت پہاڑی بولنے والے لوگوں کا مطلب ہے کہ پہاڑی برادری، قبیلہ سے تعلق رکھنے والے افراد جن کی الگ ثقافتی، نسلی اور لسانی شناخت ہے جن کی نشاندہی اس انداز سے کی جاے جیسا کہ تجویز کردہ ہو اور ایسی اتھارٹی کے ذریعہ جو حکومت کی طرف سے منظور شدہ ہو۔ چونکہ کھاشا قبیلہ قدیم قبایلی خصایل کے ساتھ ساتھ مخصوص ثقافت اور جغرافیایی لحاظ سے باقی لوگوں سے الگ اور پسماندہ ہے۔ دفعہ ۳۴۲ کے تحت اگر کھاشا قبیلہ کو بھی ہندوستان کے باقی قبایل کی طرح شیڈول ٹرایب میں شامل کیا جاتا تو یہ اس قبیلہ کے ساتھ انصاف ہوتا۔ کیونکہ اس قبیلہ کے لوگ زیادہ تر پہاڑوں پر اپنے مال مویشی کے ساتھ زندگی گزر بسر کرتے ہیں۔ ان دشوار گزار علاقوں میں بنیادی سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اور یہ طبقہ تعلیمی، سماجی اور سیاسی طور پچھڑا ہے۔ لوگ زیادہ تر اپنی زمینوں پر ہی کما کر زندگی بسر کرتے ہیں۔

مختصر کھاشا قبیلہ ایک بہادر اور زراعت پیشہ قبیلہ ہے۔ جس نے پورے شمالی ہندوستان کے ساتھ ساتھ پیر پنچال اور وادئ چناب میں حکمرانی کی ہے۔ اسی لیے ان خطوں میں ان کے آثار آج بھی موجود ہیں۔ جان بوجھ کر اس کی حقیقت کو چھپانا اور ان کے خلاف غلط و منگھڑت تاویلات گھڑنا نہ صرف تاریخ کو مسخ کرنے کے برابر ہیں بلکہ کھاہوں کے ساتھ عناد و بغض کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ کھاہوں کی زبان میں وہ تمام عناصر موجود ہیں جو ہند آریایی زبانوں میں موجود ہیں۔ کویی زبان کسی کے مٹانے سے نہیں مٹتی جب تک نہ اس کے بولنے والے اسے خود چھوڑ نہ دیں۔